# اے نو جواں مسلم!

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

کبھی اے نوجواں مسلم تدبّر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

وہ سترہ سال کا نوجوان تھا یا بائیس سال کا، مگر اس میں مسلم حمیّت تھی۔ اللہ کے نبی نے فرمایا تھا:

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر زیادتی کرتا ہے نہ دشمن کے مقابلے میں اسے تنہا چھوڑتا ہے نہ اُسے دشمن کے حوالے کرتا ہے۔''

راجہ داہر کے غنڈوں نے کھلے سمندر میں زیادتی کی تھی۔ سراندیپ سے بصرہ جانے والے بحری جہاز کے مسلمان مسافروں کو لوٹ لیا تھا۔ یتیم بچوں اور بے سہارا عورتوں کو قید کر کے اندروں سندھ لے گئے تھے۔

بچے اور عورتیں بھی اُس وقت جانتی تھیں کہ وہ بے سہارا نہیں۔ ایک عورت نے آواز لگائی۔ اے حجاج! اے امیر کیا تجھے ہماری بھی خبر ہے؟ بس ہوا کے دوش پر خبر اموی نائب السلطنت حجاج کو پہنچی اس کی غیرت جوش میں آ گئی وہ بے چین ہو گیا۔ اس نے نفیر عام کا اعلان کیا۔ بھرتی کے لیے مسجد میں آنے والوں میں نوجوان زیادہ تھے۔ ان نوجوانوں میں خود اس کا بھتیجا اور داماد محمد بن قاسم بھی تھا۔

لشکر تیار ہو چکا تو حجاج نے امارت کے لیے جوانوں پر نظر ڈالی۔ اسے اپنا ہی بھتیجا اس قابل نظر آیا اور وہ واقعی امیر عسکر ہونے کے لائق تھا۔ حجاج نے اسے عسکری سیاسی اور حربی نصیحتوں کے علاوہ اخلاق و کردار کی عظمت بارے بھی نصیحتیں کیں۔ حجاج کے نصائح میں سے بنیادی یہ تھیں کہ کسی پر زیادتی نہ کرنا، اعلاء کلمۃ اللہ ہی کو مقصود بنانا۔ نماز اور دیگر فرائض میں کوتاہی نہ کرنا۔ اپنی تمام حاجات اللہ ہی کے سامنے پیش کرنا......

لشکر روانہ ہو گیا۔ کراچی کے قریب دیبل میں واقع ہندوؤں کے بڑے مندر کے اونچے نشان کے گرنے کی دیر تھی کہ شہر فتح ہو گیا۔ شہیدوں کی قبریں آج بھی ملیر کے قبرستان میں دعوت جہاد دے رہی ہیں۔ ابنِ قاسم بڑھتا رہا۔ اس نے مسلمان قیدی بچوں اور عورتوں کا سراغ لگایا۔ ان کو آزاد کروایا۔ انہیں بتایا کہ تمہارا امیر اور تمہارے مجاہد بھائی سوئے ہوئے نہیں اور بے حمیت بھی نہیں، اسلام صرف اپنے مظلوموں کی مدد کے لیے تو آیا نہیں اس کا اعلان ہے **لیظھرہٗ علی**



انتظامیہ

**الدین کلہ**. تمام باطل ادیان پر اسلامی عدل کو غلبہ دلانا، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا رکھا ہے۔

ایرانی شاہی دربار میں دعوت و جہاد کے لیے مسلم جوانوں کا وفد پہنچا تھا۔ وہاں پہریداروں نے طنز کرتے ہوئے مجاہدوں کی چیتھڑوں میں لپٹی تلواروں کی طرف اشارہ کیا تھا۔ کیا ان کے ساتھ تم ایرانی سپر پاور سے ٹکرانے آئے ہو۔ اور حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ کی تجویز پر شاہی درباری ایک مضبوط ڈھال لایا تھا جسے حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی چیتھڑوں میں لپٹی تلوار سے بہ اَدنیٰ تامّل دو ٹکڑے کر دیا تھا۔ مجاہد نے کہا تھا ''ہتھیار نہیں لڑتے ہتھیاروں کے پیچھے جذبے لڑتے ہیں۔''

مجاہد نے شاہ کے سامنے اعلان کیا تھا کہ ہم تو بھیجے ہی اس لیے گئے ہیں کہ بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر بندوں کے رب کی بندگی میں لائیں اور دنیا کی تنگی سے نکال کر انہیں دین کی وسعتیں دکھائیں...... بات چیت کامیاب نہ ہوئی تو پھر دنیا نے دیکھا کہ سپر پاور ایران کو شکست ہوئی اور وہ اسلامی حکومت کے زیرِ نگیں آ گئی۔ جبکہ دوسری سپر پاور روم بھی مقبوضہ اسلام قرار پائی۔ مسلم جوان مدینہ سے نکل کر مشرق میں سرزمین ہند، شمال میں داغستان، مغرب میں مصر سے آخری کنارے مراکش الجزائر کو فتح کرتے ہوئے یورپ، اندلس کو فتح کر کے فرانس میں داخل ہو چکے تھے۔ خاقان چین جزیہ دے رہا تھا۔ بس چند بدنصیب علاقے یورپ اور آسٹریلیا کے باقی رہ گئے تھے۔ دیکھیں وہاں کب اسلامی عدل جلوہ افروز ہوتا ہے۔ اسلام غالب ہونے کے لیے آیا ہے۔ مگر خوش نصیب ہیں وہ نوجوان جو اصحابِ رسول کے قدموں پر چل کر محمد بن قاسم، خالد بن ولید، قتیبہ بن مسلم، موسیٰ بن نصیر، طارق بن زیاد، صلاح الدین ایوبی، محمد غوری، محمود غزنوی اور احمد شاہ ابدالی بن کر دکھاتے ہیں۔ ایک صبح کا ستارہ ملّا محمد عمر مجاہد قندھار سے طلوع ہوا ہے۔ دیکھیں، کون کون اس کے دست و بازو بن کر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب بنتے ہیں۔